جمہوریۂ ترکیہ کے عائلی قوانین

محمد رشید فیروز

تمہید | جمہوریۂ ترکیہ کے عائلی قوانین کا نفاذ ۴ راکتوبر ۱۹۲۶ء سے شروع ہوا۔ اس تاریخ سے قبل ترکی میں سلطنت عثمانیہ کے وضع کردہ اسلامی قوانین رائج تھے جن کی تدوین ۸ رمحرم ۱۲۸۶ھ سے ۲۶ رشعبان ۱۲۹۶ھ تک مجلۂ احکام عدلیہ کے ذریعہ مکمل ہو چکی تھی۔ مجلہ ۱۸۵۱ دفعات پر مشتمل حنفی قوانین کا مجموعہ تھا جسے ممتاز علماء کی ایک جماعت نے تیار کیا تھا۔ بعد میں سلطان عبدالحمید ثانی کے حکم سے مجلہ کمیٹی کو اپنا کام قبل از وقت ختم کرنا پڑا۔ اس لئے مجلہ کی تدوین مکمل نہ ہو سکی۔ ۱۸۳۹ء سے ۱۸۷۶ء تک کا زمانہ سلطنت عثمانیہ میں مغربی اصلاحات کا دور تھا جو تاریخ میں تنظیمات کے نام سے مشہور رہے۔ اسی دور میں سلطنت عثمانیہ میں یورپین قوانین نافذ کئے گئے۔ یورپین طرز کی عدالتیں قائم کی گئیں۔ اور مغربی علوم وفنون کی تدریس کے لئے نئی درس گاہیں بنائی گئیں۔ مجلۂ احکام عدلیہ بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ اس کی تدوین جودت پاشا کی صدارت میں علماء کی ایک کمیٹی نے کی۔ جودت پاشا سلطنت عثمانیہ کے آخری دور کے مشہور مؤرخ تھے، جنہیں اسلامی علوم سے گہرا لگاؤ تھا۔ وہ وزیر تعلیم اور وزیر قانون کے عہدوں پر کئی سال تک فائز رہے۔ تاریخ جودت ان کی مشہور تصنیف ہے جو کئی جلدوں میں ہے۔ جودت پاشا یورپین قوانین کے مخالف تھے اور سلطنت عثمانیہ میں یورپین اصلاحات کے حامیوں کو "متفرنجین" یعنی "یورپ زدہ" کہتے تھے۔ یورپین قوانین کے مقابلے میں جودت پاشا نے اسلامی قوانین کی ترویج اور تدوین کے لئے ایک مہم چلائی۔ چنانچہ انہی کی کوششوں سے مجلہ احکام عدلیہ کی کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی اور سلطان عبدالعزیز نے انہیں اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا۔

سلطان عبدالعزیز کی وفات کے بعد ان کے بھائی سلطان عبدالحمید ثانی نے ۱۸۷۶ء میں سلطنت عثمانیہ کا پہلا دستور نافذ کیا۔ اسے ان کے وزیر اعظم مدحت پاشا نے بلجیم کے دستور سے اخذ کر کے مرتب کیا تھا۔ عثمانی پارلیمنٹ نے سلطان کے اختیارات کو محدود کرنے کے لئے دستور میں ایک ترمیمی بل منظور کر لیا۔ اس بنا پر

سلطان عبدالحمید نے عثمانی پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا اور آئین کو بھی منسوخ کر دیا۔ پھر وہ تنہا اپنے چند خاص مشیروں کی مدد سے ۱۹۰۸ء کے فوجی انقلاب تک امور سلطنت کی نگرانی کرتے رہے۔ ۱۹۰۹ء میں سلطان عبدالحمید ثانی معزول کر دیئے گئے۔

۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۹ء تک۔ سلطنت عثمانیہ جنگ طرابلس، جنگ بلقان اور پہلی جنگ عظیم کے پر آشوب دور میں زوال کی انتہا تک پہنچ گئی۔ اس دور میں انجمن اتحاد و ترقی کے لیڈر جن میں ممتاز ترین رہنما طلعت، انور اور جمال تھے، امور سلطنت کی نگرانی کر رہے تھے۔ مئی ۱۹۱۹ء میں مصطفی کمال اور ان کے ساتھیوں نے ترکوں کے آبائی وطن کی آزادی کے لئے اس وقت جنگ شروع کی جب ترکوں کو جنگ عظیم میں جرمنوں کے ساتھ شکست ہو چکی تھی اور انگلستان، فرانس اور اٹلی سلطنت عثمانیہ کے بچے کھچے علاقوں کو آپس میں حصے بخرے کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اپریل ۱۹۲۰ء میں مصطفی کمال نے انقرہ میں نئی ترکی حکومت کی داغ بیل ڈالی اور مسلسل تین سال کی جنگ کے بعد ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ ترکیہ کے قیام کا اعلان کر دیا۔

مصطفی کمال پاشا نے اپنی نئی حکومت کی بنیاد ترکی قومیت کے نظریئے پر قائم کی تھی۔ انھوں نے ۱۹۲۲ء میں عثمانی سلطنت کو قانوناً ختم کرنے کے بعد مارچ ۱۹۲۴ء میں خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے مغربی قوانین رائج کرنے اور ترکیہ کو مغرب کی جدید تہذیب کا رکن بنانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا جس کو کئی سال تک تدریجاً عملی جامہ پہنایا گیا۔ ۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو کمال پاشا نے ترکی پارلیمنٹ کا منظور کردہ ضابطۂ دیوانی نافذ کر دیا جو سوئٹزرلینڈ کے ضابطۂ دیوانی سے اخذ کیا گیا تھا۔ ترکیہ کے عائلی قوانین اسی جدید ضابطۂ دیوانی کا جزو ہیں۔ ترکیہ کا ضابطۂ تعزیرات اور دوسرے قوانین بھی مختلف یورپین ممالک کے قوانین سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں ترکی دستور میں ایک ترمیم کے ذریعے ریاست اور مذہب کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا گیا۔ اور اسی سال ترکی زبان کے لئے لاطینی رسم الخط کو سرکاری طور پر اختیار کر لیا گیا۔

ترکیہ میں نکاح کی رسم شہروں میں بلدیہ کے دفتر میں اور دیہات میں مجلس انتظامیہ کے دفتر میں سرکاری حکام کی موجودگی میں انجام پاتی ہے۔ ترکیہ کی آبادی کا تقریباً ۹۹ فی صدی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ عموماً ہر سرکاری نکاح کے بعد شرعی نکاح کی رسم بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ترکی حکومت صرف سرکاری نکاح کو تسلیم کرتی ہے جس کے لئے ایک باقاعدہ نکاح نامہ ہوتا ہے۔ اور دولہا دلہن کو سرکاری حکام کی طرف سے شادی کا وثیقہ دیا

جاتا ہے۔ یورپین عائلی قوانین کے نفاذ کے باوجود ترکوں میں آج تک ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والے بھی موجود ہیں اگرچہ ان کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ دیہات میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والوں کی تعداد شہروں کی نسبت زیادہ ہے۔

جن ترک مفکرین اور اہل علم نے ترکی عائلی قوانین پر شدید نکتہ چینی کی ہے، ان میں پروفیسر علی فواد باش گل کا نام سرفہرست ہے۔ پروفیسر موصوف استنبول یونیورسٹی کے شعبۂ قانون کے ایک ممتاز رکن تھے اور ترکی قوانین کے علاوہ ترکیہ کے قومی مسائل سے متعلق ان کی کئی بیش بہا تصانیف ترکی زبان میں موجود ہیں۔ "ترکیہ میں دین اور سیکولرزم" کے عنوان سے ان کی ایک مشہور تصنیف ترکی اخبارات میں بھی شائع ہو چکی ہے، جس میں انھوں نے علمی انداز میں ترکیہ کے جدید عائلی قوانین کو ترکی معاشرے کی بہت سی خرابیوں کا سبب بتایا ہے۔ پروفیسر باش گل نے اس بارے میں اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کسی قوم کے قوانین کو اس کی تہذیب اور ماضی کی روایات کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ جو لوگ مذہب کو سیاست اور ریاست سے علیحدہ رکھنے کے حامی ہیں وہ ان عائلی قوانین کو اتاترک کی انقلابی تحریک کا ایک عظیم الشان کارنامہ سمجھتے ہیں۔

آئندہ صفحات میں ترکی عائلی قوانین کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حقوق زوجین۔ (منگنی اور نکاح سے متعلق احکامات)

ترکی عائلی قوانین کی دفعات ۸۲ تا ۸۷ منگنی کے احکام سے متعلق ہیں۔

منگنی نکاح کا وعدہ کرنے سے ہوتی ہے۔ نابالغ یا ایسے افراد جن پر کسی قسم کی قانونی پابندی عائد ہو، اس وقت تک منگنی کے پابند نہیں ہوتے جب تک ان کے قانونی نمائندے اپنی رضامندی ظاہر نہ کر دیں۔

اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق کسی معقول سبب کے بغیر منگنی کو کالعدم قرار دے دے یا کسی ایک فریق کی غلطی سے منگنی منسوخ ہو جائے تو قصوروار فریق دوسرے فریق یا اس کے والدین یا نمائندوں کو مناسب ہرجانہ دینے پر مجبور ہوگا۔ اگر منگنی کے منسوخ کیۓ جانے سے کسی فریق کو بلا قصور ذاتی نقصان اٹھانا پڑے تو عدالت اس کے نقصان کی تلافی کے لئے حکم جاری کر سکتی ہے۔

منگنی کے منسوخ ہو جانے کی صورت میں فریقین کو ایک دوسرے کے تحائف واپس کرنا لازمی ہے۔ اگر تحائف موجود نہ ہوں تو قانون کے مطابق ان کی قیمت ادا کرنا واجب ہوگا۔ اگر منگنی فریقین میں سے کسی ایک کی وفات سے منسوخ ہو جائے تو تحائف واپس کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

منگنی سے متعلق کوئی دعویٰ منگنی کے منسوخ ہونے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت گزر جانے کے

بعد دائر نہیں کیا جا سکتا۔

نکاح کے احکامات ○ شرائط نکاح : (دفعات ۸۸ تا ۹۶)

مرد ۱۷ سال کی عمر سے پہلے اور عورت ۱۵ سال کی عمر سے پہلے نکاح نہیں کر سکتی۔ خاص حالات میں اور اہم اسباب کی بنا پر عدالت ۱۵ سالہ مرد کو ۱۴ سالہ عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دے سکتی ہے لیکن ایسی صورت میں عدالت کو اپنا فیصلہ صادر کرنے سے قبل ہر فریق کے والد، والدہ یا وصی کی رائے دریافت کرنا ضروری ہے۔

صرف ایسے افراد نکاح کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، جن کا دماغی توازن درست ہو۔ اگر کوئی فرد کسی دماغی مرض میں مبتلا ہے تو اسے کسی صورت میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

کسی نابالغ فرد کو والدین، ولی یا وصی کی رضامندی حاصل کئے بغیر نکاح کرنے کا حق نہیں۔

اگر کسی فرد پر قانونی پابندیاں عائد ہوں تو وہ اپنے وصی سے اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتا۔ وصی کے انکار کرنے کی صورت میں عدالت سے نکاح کرنے کی اجازت حاصل کی جا سکتی ہے۔

محرّمات

مندرجہ ذیل افراد کے درمیان نکاح ممنوع ہے۔

۱۔ اصول اور فروع کے درمیان خواہ حسب قانوناً مسلّم ہو یا نہ ہو۔

۲۔ بھائی اور بہن کے درمیان جن کے والدین، والد یا والدہ مشترک ہوں۔

۳۔ عورت اور اس کے چچا، خالو، پھوپھا اور ماموں کے درمیان۔ مرد اور اس کی پھوپھی، ممانی، چچی اور خالہ کے درمیان۔

۴۔ ایک شادی شدہ عورت اور اس کے شوہر کے اصول و فروع کے درمیان۔ ایک شادی شدہ مرد اور اس کی بیوی کے اصول و فروع کے درمیان۔

۵۔ متبنیٰ اور اس کے قانونی والدین کے درمیان۔ متبنّیٰ کے شوہر یا بیوی اور قانونی والدین میں سے کسی ایک فریق کے درمیان۔

اگر کوئی فرد دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے پہلے نکاح والی بیوی کی طلاق یا اس کی وفات یا عدالت کے حکم سے اس کے منسوخ ہونے کا ثبوت فراہم کرے۔

اگر کوئی شادی شدہ مرد یا عورت لاپتہ ہے اور اس کی گمشدگی کا رسمی طور پر اعلان کیا جا چکا ہے تو ایسی

صورت میں فریقِ ثانی کو نکاح کی قانونی تنسیخ کے بغیر دوسرا نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

کوئی بیوہ، مطلقہ یا ایسی عورت جس کا نکاح قانوناً منسوخ ہو چکا ہو، شوہر کی وفات یا اس سے طلاق یا عدالت کے حکم تنسیخ نکاح کی تاریخ سے تین سو دن کی مدّت گزرنے سے قبل دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ بچے کی پیدائش سے یہ پابندی ختم ہو جاتی ہے۔

اگر عورت کے حاملہ ہونے کا امکان نہ ہو اور شوہر اور بیوی طلاق کے بعد دوبارہ شادی کرنا چاہیں تو نکاح پر پابندی کی مدّت عدالت کے حکم سے کم کی جا سکتی ہے۔ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے طلاق حاصل کر چکے ہوں تو انہیں عدالت کی مقرر کردہ امتناعی مدّت کے دوران دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر فریقین دوبارہ نکاح کرنے پر آمادہ ہوں تو عدالت اپنی مقرر کردہ امتناعی مدّت کو کم کر سکتی ہے۔

اعلان اور عقد نکاح (دفعات ۹۷ تا ۱۱۱)

نکاح کرنے کے خواہشمند مرد اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دونوں بلدیہ کے ناظم یا اس کے مقرر کردہ امور نکاح کے افسر یا گاؤں کی مجلس انتظامیہ کو اپنے فیصلے سے آگاہ کریں۔ یہ اطلاع زبانی اور تحریری دی جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ فریقین کے والدین یا ان کے وصی کی رضامندی کا ثبوت اور دیگر لازمی قانونی وثیقہ جات مثلاً طلاق کا سرٹیفکیٹ یا تنسیخ نکاح کی سند کی فراہمی ضروری ہے۔ اس کے بعد فریقین کے نکاح کے لئے رضامند ہونے کا رسمی طور پر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اعلان کی انتہائی مدّت پندرہ دن ہے۔ اعلان کی درخواست شادی کے خواہشمند مرد کی قیام گاہ کے علاقے کی بلدیہ کے نام ہونی چاہیئے۔

اگر نکاح کا خواہشمند مرد کسی غیر ملک میں تنہا ہو تو اسے بلدیہ کے رجسٹر میں مندرج پتے سے متعلقہ بلدیہ کے نام درخواست بھیجنی چاہیئے۔ نکاح کے لئے رضامندی کا اعلان فریقین کی قیام گاہوں سے متعلقہ بلدیہ جات کی طرف سے ان کی قیام گاہوں پر یا بلدیہ کے رجسٹر میں مندرجہ قیام گاہوں پر کیا جاتا ہے۔

اگر نکاح کے لئے اعلان کی درخواست ضابطہ قانون کے مطابق نہ ہو یا فریقین کے نکاح کے لئے کوئی قانونی ممانعت کا سبب موجود ہو تو درخواست مسترد کی جا سکتی ہے۔

اگر نکاح کے خواہشمند مرد اور عورت نکاح کی اہلیت نہ رکھتے ہوں یا ان کے نکاح کے لئے ممانعت کا کوئی قانونی سبب موجود ہو تو اعلان کی مدت کے اندر اندر فریقین کے مجوّزہ نکاح پر اعتراض ہر متعلقہ فرد کی طرف سے کیا جا سکتا ہے۔ اعتراض فریقین میں سے کسی ایک فریق کے علاقے کی بلدیہ کے نام بھیجے جانے چاہئیں۔

نکاح کے باطل ہونے کا کوئی سبب موجود ہونے کی صورت میں مدعی عمومی —— (PUBLIC PROSECUTOR) کا فرض ہے کہ وہ خود عقد نکاح کے خلاف براہ راست اعتراض کرے۔

ناظم بلدیہ یا اس کا نائب یا گاؤں کی مجلس انتظامیہ جسے اعلان نکاح کے لئے درخواست دی گئی ہو نکاح کے خواہش مند مرد اور عورت کو ان کے نکاح کے خلاف موصول ہونے والے اعتراض سے آگاہ کریں گے۔ یہ اطلاع مدت اعلان کے اختتام پر دی جائے گی۔ اگر فریقین اعتراض کو ناقابل قبول ثابت کر دیں تو اعتراض کرنے والوں کو فوراً اس بارے میں اطلاع دے دی جائے گی۔

اگر اعتراض کرنے والا اپنے اعتراض پر اصرار کرے تو وہ اس علاقے کی عدالت میں امتناع نکاح کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے، جہاں کہ اعلان نکاح کی درخواست دی گئی ہے۔ اعتراض کے لئے، اعتراض کو مسترد کرنے کے لئے اور امتناع نکاح کا دعویٰ دائر کرنے کے لئے دس دن کی میعاد مقرر ہے۔

عقد نکاح کی رسم ادا کرنا ناظم بلدیہ یا اس کے مقرر کردہ امور نکاح کے آفیسر یا مجلس انتظامیہ کا فرض ہے۔ جہاں بھی عقد نکاح کے لئے درخواست دی گئی ہو۔ اگر نکاح کے خلاف اعتراض موصول نہ ہوا ہو تو نکاح کے خواہش مند مرد اور عورت کو اعلان نکاح کی اشاعت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

ناظم بلدیہ یا اس کا مقرر کردہ امور نکاح کا آفیسر یا مجلس انتظامیہ اعلان نکاح کی اشاعت کے لئے کسی اعتراض کی موجودگی کی صورت میں عقد نکاح کو روک دینے پر مجبور ہے۔ اعلان نکاح اشاعت کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت گزر جانے پر باطل ہو جاتا ہے۔

اگر نکاح کا عزم رکھنے والے فریقین میں سے کوئی فریق بیمار ہو جائے یا کسی امتناعی مدت کی وجہ سے عقد نکاح ناممکن ہو تو عدالت کی طرف سے متعلقہ بلدیہ یا مجلس انتظامیہ کو بغیر اشاعتِ اعلان عقد نکاح کی اجازت دی جا سکتی ہے اور امتناعی مدت کم کی جا سکتی ہے۔

باطل نکاح (دفعات ۱۱۲-۱۲۸)

مندرجہ ذیل صورتوں میں نکاح باطل ہو جاتا ہے۔

۱۔ اگر شوہر یا بیوی میں سے کوئی ایک فریق عقد نکاح کے وقت شادی شدہ ہو۔

۲۔ اگر عقد نکاح کے وقت شوہر یا بیوی کا دماغی توازن کسی دماغی مرض یا کسی دوسرے دائمی سبب کی وجہ سے صحیح نہ ہو۔

۳۔ اگر شوہر اور بیوی میں حسب نسب (آباؤ اجداد کے رشتے) یا صہریت (نکاح سے پیدا ہونے والے رشتے) کے محرمات کی بنا پر نکاح ممنوع ہو۔

باطل نکاح کی تنسیخ کے لئے دعویٰ براہ راست مدعی عمومی کی طرف سے دائر کیا جائے گا۔ شوہر یا بیوی کی طرف سے بھی تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی نکاح منسوخ ہو چکا ہو تو اس کی تنسیخ کے لئے براہ راست دعویٰ دائر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن فریقین میں سے کوئی ایک فریق نکاح کی تنسیخ کے عدالتی حکم کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

اگر زوجین میں سے کسی ایک کا دماغی توازن کسی دماغی مرض کی وجہ سے صحیح نہیں ہے تو متعلقہ فریق کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر عقد نکاح کے وقت شوہر یا بیوی کا دماغی توازن صحیح نہیں ہے تو دوسرے فریق کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں شوہر یا بیوی کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے:۔

۱۔ اگر شوہر یا بیوی کا نکاح کرنے کا مطلقاً کوئی ارادہ نہ ہو۔ اور غلطی سے نکاح کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا گیا ہو۔

۲۔ اگر شوہر یا بیوی نے دوسرے فریق میں کسی خاص خوبی کی کمی کے باوجود مغالطہ کی بنا پر نکاح کر لیا ہو اور اس وجہ سے دونوں کا اکٹھے رہنا ناممکن ہو گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی شوہر یا بیوی کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

۱۔ اگر شوہر یا بیوی کو دوسرے فریق نے ذاتی طور پر یا کسی تیسرے شخص کے ذریعے اپنی عزت اور مرتبے کے بارے میں غلط معلومات بہم پہنچائی ہوں اور اس بنا پر نکاح کے لئے رضامندی کا اظہار کیا گیا ہو۔

۲۔ اگر مدعی یا اس کی اولاد کے لئے خطرناک ثابت ہونے والے کسی مرض کو دوسرے فریق نے پوشیدہ رکھا ہو۔

اگر شوہر یا بیوی نے اپنی یا کسی قریبی رشتے دار کی جان یا عزت کا خطرہ مول لے کر نکاح کر لیا ہو تو اس کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

مدعی کے تنسیخ نکاح کے اسباب سے واقفیت حاصل کرنے یا خطرہ ٹل جانے کے دن سے چھ ماہ کی مدت گزر جانے کے بعد اور ہر حالت میں نکاح سے ۵ سال بعد تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر نہیں کیا جا سکتا۔

اگر ایسے فریقین کا نکاح ہو جائے جن کے لئے والدین یا وصی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے تو والدین

یا وصی کو تنسیخ نکاح کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر تنسیخ نکاح کے عدالتی حکم کے صادر ہونے سے قبل شوہر یا بیوی اپنے والدین یا وصی سے اجازت حاصل کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کر لے اور اگر بیوی حاملہ ہو تو نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔

اگر ایسے فریقین کا نکاح ہو جائے جن کے درمیان متبنّیٰ اور والدین کے رشتے کی بنا پر نکاح ممنوع ہو تو ان کا نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ایسے نکاح سے متبنّیٰ اور والدین کا رشتہ زائل ہو جاتا ہے۔

اگر ایسے فریقین کا نکاح ہو جائے جن کے درمیان عدالت یا قانون کی مقرر کردہ امتناعی مدّت کے دوران نکاح ممنوع ہو اور امتناعی مدت ختم ہو گئی ہو تو ایسا نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔

ناظم بلدیہ یا اس کے نائب یا مجلس انتظامیہ کی موجودگی میں ہونے والے عقد نکاح میں کسی قانونی اصول کی پابندی نہ ہونے کی بنا پر ایسے نکاح کی تنسیخ نہیں ہو سکتی۔ صرف عدالت کے حکم سے ہی تنسیخ نکاح کو قانونی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

اگر کسی نکاح کی تنسیخ مطلق کے اسباب موجود ہوں تو کسی عدالت کا فیصلہ صادر ہونے تک ایسے نکاح کو قانوناً صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

اگر کوئی نکاح قانوناً منسوخ ہو چکا ہو تو اس نکاح کی اولاد کا حسب نسب قانوناً مسلّم ہے۔ خواہ فریقین نے صحیح نیت سے نکاح کیا ہو یا نہیں۔

والدین اور اولاد کے باہمی حقوق اور فرائض کے بارے میں طلاق کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔

نکاح کی تنسیخ کے بعد بھی صحیح نیت سے نکاح کرنے والی عورت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو اس نے نکاح کے ذریعے حاصل کی تھی۔ البتہ وہ اپنا سابق خاندانی نام دوبارہ اختیار کرے گی۔

شوہر اور بیوی کے اموال کا فیصلہ۔ مادّی اور معنوی نقصانات کے لئے ہرجانہ کی ادائیگی اور نفقہ کے بارے میں طلاق کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔

تنسیخ نکاح کا دعویٰ وارثوں کو منتقل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وارثوں نے کوئی دعویٰ دائر کر دیا ہو تو وہ اس کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

تنسیخ نکاح کے دعویٰ سے متعلق قانونی چارہ جوئی کے اصول وہی ہیں جن کا اطلاق طلاق کے دعویٰ سے ہوتا ہے۔

(مسلسل)